احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 8

بدھ 23 فروری 2005ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 23 فروری 2005ء 13 محرم 1426 ہجری 23 تبلیغ 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 41

زندگی کا لطف

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مرض الموت میں کمزوری کی وجہ سے نماز نہ پڑھا سکتے تھے اس لئے آپؐ نے حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا لیکن آپؐ نے کچھ آرام محسوس کیا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد کی طرف چل پڑے- حضرت ابوبکرؓ آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے مگر آپؐ نے اشارہ سے روک دیا- اور ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے- اور نماز پڑھانی شروع کردی- ابوبکر آپؐ کی اقتداء کرتے تھے اور مقتدی ابوبکرؓ کی اتباع کرتے تھے-

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض حدیث نمبر 624)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گزاری کا ایمان افروز اور دلکش تذکرہ

آنحضرت ﷺ کا ہر لمحہ اللہ کی محبت اور عبادات سے سجا ہوا تھا

آنحضرت ﷺ نے عبادت کی اور عبادت گزار بندے پیدا کئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 فروری 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی عبادت گزاری اور عشق الٰہی کا ایمان افروز اور دلکش تذکرہ فرمایا اور تمام دنیا کی احمدی جماعتوں کو توجہ دلائی کہ اخبارات اور انٹرنیٹ پر نظر رکھیں تا کہ گندے الزامات کا جواب دے سکیں۔ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست یہ خطبہ ٹیلی کاسٹ کیا اور انگلش فرنچ، عربی، بنگالی اور جرمن زبان میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ المزمل کی آیت نمبر 7 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے رات کا اٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ قرآنی حکم ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اور آپ نے اس کا حق ادا کر دیا بلکہ دعویٰ سے قبل بھی آپؐ اللہ کی تلاش میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور اپنی راتوں کو آرام میں گزارنے کی بجائے اپنے رب کی عبادت میں گزارتے۔ شیطان اور اپنے نفس کو پاؤں تلے کچلنے کا یہ کامیاب حربہ ہے کہ خدا کی عبادت کی جائے۔ اللہ کی ہدایت کہ عبادت کیلئے اٹھ۔ اس پر نہ صرف آنحضرت ﷺ پورے اترے بلکہ عبادت کے اعلیٰ ترین معیار قائم کر دیئے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ سند دے دی کہ تمام سجدہ کرنے والوں میں تیرے جیسا بے قرار سجدہ کرنے والا کوئی نہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ دنیاوی لذات کے پیچھے چلنے والا تھا۔ لیکن وہ لوگ جن کی نظر گندی ہے جب وہ آنحضرت ﷺ کے صاف وشفاف آئینہ میں دیکھتے ہیں تو انہیں اپنا آپ ہی نظر آ رہا ہوتا ہے نہ کہ آنحضرت ﷺ کا حسین چہرہ۔ کیونکہ اس کے لئے خوف خدا اور پاک دل کا ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو حکم تھا کہ عبادت کر اور عبادت گزار پیدا کر۔ آپؐ کو تو صرف اسی کام سے دلچسپی تھی اور سب سے بڑھ کر عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی خدا نے آپ کے متعلق گواہی دی۔ آپؐ کو تو صرف اپنے رب سے دلچسپی تھی۔ عشق تھا جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ آپؐ جوانی میں ہی خدا کی محبت اور تلاش میں میلوں دور غار حرا کی تنہائیوں میں عبادت کیا کرتے تھے، کیا دنیا سے دلچسپی رکھنے والا اس طرح کے عمل دکھا سکتا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا مخالفین بھی انکار نہیں کر سکتے۔

احادیث کی روشنی میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی عبادت کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا ایسا عبادت گزار شخص جس کی زندگی کا ہر لمحہ عبادتوں سے سجا ہوا تھا اور جس کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آپؐ پر ایمان لانے والوں نے بھی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کر دکھائے۔ وہ دنیا کی لذات میں ملوث ہو سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ تمام دنیا کی جماعتوں کو چاہئے کہ اخبارات اور انٹرنیٹ پر نظر رکھیں اور گندے اعتراضات کا جواب دیں۔ یہاں بھی 100 خدام اور 100 لجنہ کی ممبرات پر مشتمل ٹیمیں تیار کی جائیں اور دیگر ممالک میں بھی جہاں جہاں یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کا خطوط کی صورت میں جواب دیا جائے۔ تاریخی واقعات اور قرآن کی گواہی کے ساتھ جواب دیں جس سے دین حق اور آنحضرت ﷺ کا حسن ابھرے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کے شر سے پناہ دے۔

داخلہ برائے اردو میڈیم سیکشن

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ اردو میڈیم سیکشن کی ہفتم اور ہشتم میں محدود سیٹوں میں داخلہ کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2005ء ہے۔
داخلہ ٹیسٹ اردو، انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ کلاس ہفتم کیلئے کلاس ششم اور کلاس ہشتم کیلئے کلاس ہفتم کی ٹیکسٹ بک میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ مورخہ 4/اپریل 2005ء کو بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو 5۔ اپریل 2005ء کو لیا جائے گا۔ کامیاب طلباء کی لسٹ مورخہ 10۔ اپریل 2005ء کو صبح دس بجے لگائی جائے گی۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے دفتر سے حاصل کریں۔
(نوٹ) داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات لف کریں۔
(1) سکول لیونگ سرٹیفکیٹ (2) برتھ سرٹیفکیٹ
(3) ایک عدد پاسپورٹ سائز رنگین تصویر
داخلہ فارم پر اندراجات برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید وفروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھے۔ اپنی پوری استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ دیں

تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتا ہے اور ہر نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10/ ستمبر 2004ء بمطابق 10 /تبوک 1383 ہجری شمسی بمقام بیت السلام، برسلز (بلجیم)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 149 تلاوت کی اور فرمایا یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر ایک چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر (۔) پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ نیکیوں پر قائم ہو اور نہ صرف نیکیوں پر قائم ہو بلکہ ان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کرے۔ تو جب آپس میں ایمان لانے والوں کو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا حکم ہے تو پھر یہ کس طرح برداشت ہو سکتا ہے کہ غیروں کے مقابلے میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی نیکی ان کی کم ہو اور وہ دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ نیکی کرنا اور نیک اعمال بجا لانا تو صرف مومن کا ہی خاصہ ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک بہترین مخلوق ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے (۔) (البینۃ: 8) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے یہی ہیں وہ جو بہترین مخلوق ہیں۔ کیونکہ مسیح و مہدی کو مان کر اللہ.......... کے ساتھ زیادہ مضبوط بندھن اور تعلق کا اگر دعویٰ کرتے ہیں تو آپ کے لئے اگر کامیابی کی کوئی راہ ہے اور آپ اگر اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر صرف اور صرف یہی راستہ ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم (۔) ہو اور پکے (۔) ہو تو تمہیں خوشی سے اچھلنا چاہئے، خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک راستہ دکھا دیا جو اس کی طرف لے جانے والا ہے۔ دنیا میں مختلف تنظیمیں بنتی ہیں، ایسوسی ایشنیں بنتی ہیں ان کا کوئی نہ کوئی مطمح نظر ہوتا ہے، کوئی ماٹو ہوتا ہے۔ اور کوشش کرتی ہیں کہ اس کو حاصل کریں اور پھر انفرادی طور پر بھی انسان اپنی زندگی کا ایک مقصد بناتا ہے، اس کے بارے میں سوچتا ہے اور پھر اس کے حصول کے لئے کوشش بھی ہوتی ہے۔ لیکن ان سب کا جو مقصد ہے وہ دنیاداری ہے کیونکہ کسی کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ یہ مقاصد حاصل کرنے کے بعد تمہارا انجام بخیر ہوگا۔ کوئی ضمانت نہیں ہے۔ لیکن ہمارے سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم (۔) پر اسی طرح عمل کر رہے ہو جس طرح اللہ.......... نے بتایا ہے اور اس کی وضاحت اور تشریح زمانے کے امام نے کی ہے تو نہ صرف یہ نیکیاں قائم کر کے تم دنیا میں بہترین مخلوق ہو بلکہ اگلے جہان میں بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہو، فلاح پانے والے ہو۔ چنانچہ دیکھ لیں یہ تنظیمیں بظاہر جو بڑے بڑے مقاصد لے کر اٹھتی ہیں، ملکوں میں صلح کرانے کا دعویٰ لے کر اٹھتی ہیں، بظاہر نیک کام کے لئے بنی ہوتی ہیں لیکن کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی نہیں اس لئے جو یہ دعویٰ لے کر اٹھی تھیں کہ ہم دنیا میں نیکیوں کو پھیلائیں گے اور امن قائم کریں گے، کچھ بھی نہ کر سکیں۔ کیونکہ نیکی تو اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ کیونکہ ان میں نہیں تھی اس لئے نیکیوں پر قائم نہ رہ سکے۔ ذاتی، ملکی اور ہر قوم کے قومی مفاد آڑے آ گئے اور دوسری جنگ عظیم کو بھی نہ روک سکے۔ اور پھر یو این او (U.N.O) بنی لیکن وہ بھی دیکھ لیں اب چند قوموں کے ہاتھوں میں ہے۔ اب پھر حالات اسی نہج پر چل رہے ہیں، غریب ملکوں کو ایک طرح سے یرغمال بنا کر ان پر ظلم کئے جا رہے ہیں۔ ان کے وسائل کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی من مانی شرطیں منوائی جاتی ہیں۔ اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے ان کو نام نہاد امداد دی جاتی ہے۔ پھر ان کے وسائل کو اپنے ملکوں کی ترقی کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اور غریب ملکوں کے عوام غربت اور فاقے کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اگر کوئی آواز اٹھائے تو اسے بندوق کی نوک پہ چپ کرایا جاتا ہے۔ اور پھر یہ دعویٰ کہ ہم دنیا میں امن قائم کر رہے ہیں اور نیکی پھیلا رہے ہیں، غریب انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں، یہ سب جھوٹے دعوے اور ڈھکوسلے ہیں۔ یہ لوگ اس طرح کر ہی نہیں سکتے۔ آج اگر حقیقت میں نیکیاں قائم کر سکتے ہیں تو پکے اور سچے (۔) ہی کر سکتے ہیں.......... (۔)

چنانچہ دیکھ لیں تمام.......... ممالک باوجود اس کے کہ بعض کے پاس وسائل بھی ہیں، نیکیاں نہیں کر سک رہے۔ ایک دوسرے کا خیال نہیں رکھ سک رہے۔ غریب کی امیر ملک کوئی خدمت نہیں کرتے۔ ان کی ان کے دل میں کوئی فکر نہیں۔ اپنی امارت سے غریب بھائیوں کی، غریب ملکوں کی مدد کرنے کی بجائے خود اپنے نفس کی ہوس میں مبتلا ہیں۔ اور جتنے پیسے والے .... ممالک ہیں ان کو دیکھ لیں یہ سوائے اپنی دولت اکٹھی کرنے کے یا غریب ملک میں جس کو اختیار مل جائے وہ اپنی ذات کے لئے دولت اکٹھی کرنے کے اور کچھ نہیں کرتا۔ نہ حقوق اللہ کی فکر ہے، نہ حقوق العباد کی فکر ہے۔

آج اگر نیکیوں میں بڑھنا کسی کا مطمح نظر ہے تو صرف احمدی کا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا نیکیاں کیا ہیں جن میں بڑھنا ہے، جن میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ کیا نیکیاں دوسرے نہیں کر رہے اور آج ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کرے۔ وہ نیکیاں یہ ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کیا ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگیاں یہ ہیں کہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے اس کی عبادات بجا لائیں اور کوئی موقع اس کی عبادت کا اس کا قرب پانے کا اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر کرنے کا نہ چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازوں کو جو اس کا حق ہے اس طرح ادا کرو۔ مردوں کے لئے نمازوں کا یہ حق ہے کہ پانچ وقت (۔) میں جا کے باجماعت ادا کی جائیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے

ہیں کہ اس زمانے میں یہ ادا کرنی مشکل ہیں، ہر جگہ (۔) نہیں ہوتی۔ (۔) نہیں ہوتی تو کوئی نہ کوئی جگہ تو ہوتی ہے۔ (۔) کے لئے تو ساری زمین ہی (۔) بنائی گئی ہے۔ کام کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت کام چھوڑنا بڑا مشکل کام ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کو پتہ نہیں تھا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ملازم پیشہ کو اور کاروباری لوگوں کو کام بہت زیادہ کرنا پڑے گا اور لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ تو غیب کا علم جانتا ہے اس کے تو علم میں ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے اور سو سال کے بعد کیا ہونے والا ہے اور ہزار سال کے بعد کیا ہونے والا ہے۔ اور اس کے بعد کیا ہونا ہے اور کیسا زمانہ آنا ہے لیکن اس کے باوجود فرمایا کہ نمازوں کی طرف توجہ کرو گے تو نیکیوں پر قدم مارنے والے کہلاؤ گے، نیکیوں پر چلنے والے کہلاؤ گے۔ .... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو بڑا واضح حکم دیا ہے کہ نمازوں کو قائم کرو۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ (۔) (النور: 57)۔ نماز قائم کرو۔ اس کو (۔) میں جا کر ادا کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ زکوٰۃ بھی ایک قربانی ہے ایک نیکی ہے۔ رسول کی اطاعت یہی ہے کہ جو بھی احکامات دیئے وہ کرو۔ تم اس طرح یہ نیکیاں کرو گے، نمازیں وقت پہ اور باجماعت ادا کرو گے تو پھر تم پر رحم کیا جائے گا۔ ورنہ نہ تم رحم کی توقع رکھو اور نہ ہی تمہارا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم ہیں۔ کیونکہ نیکی پر چلنے والے، نیکی میں بڑھنے والے اس وقت کہلاؤ گے جب وقت پر نماز ادا کر رہے ہو گے، کیونکہ وقت پر نماز ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے (۔) (النساء: 104) کہ نماز یقیناً مومنوں پر وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ تو نیکی یہی ہے کہ ایک تو نمازیں باجماعت ادا کی جائیں، دوسرے وقت پر ادا کی جائیں۔ اگر دنیا کی چکا چوند، کام کی مصروفیت، پیسے کمانے کا لالچ نمازوں سے روکتا ہے تو یہ نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اپنی فکر کرو۔

صحابہ کرامؓ نیکیوں میں بڑھنے میں کس قدر فکر کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک دفعہ مالی لحاظ سے کم اور غریب صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے شکوے اور شکایت کے رنگ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں اسی طرح امراء بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ اسی طرح امراء بھی روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں اسی طرح امراء بھی جہاد کرتے ہیں۔ مگر یا رسول اللہ! ایک زائد کام وہ کرتے ہیں۔ وہ صدقہ خیرات بھی دیتے ہیں جو ہم اپنی غربت اور ناداری کی وجہ سے نہیں دے سکتے۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس پر چل کر ہم اس کمی کو پورا کر سکیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لیا کرو۔ یہ صحابہؓ بڑے خوش کہ اب ہم بھی امراء کے برابر نیکیوں میں آ جائیں گے۔ انہوں نے اس طریق پر عمل شروع کر دیا مگر کچھ دنوں کے بعد امیروں کو، اس طریقۂ عبادت کا بھی پتہ لگ گیا۔ اور انہوں نے بھی اسی طرح تسبیح و تحمید شروع کر دی۔ یہ صحابہؓ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شکایت کی کہ ان امراء نے بھی یہ طریق شروع کر دیا ہے۔ اور پھر ہمارے سے آگے نکل گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نیکی کی توفیق دے رہا ہے تو میں اس کو کس طرح روک سکتا ہوں۔

تو دیکھیں اس تڑپ کے ساتھ صحابہؓ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے نیکی کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ان میں بڑے بڑے کاروباری بھی تھے، بڑے پیسے والے بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم کہ 'نیکیوں میں سبقت لے جاؤ' اس حکم پر اس طرح ٹوٹ کر عمل کرتے تھے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نیکیوں کی کس طرح قدر کی ہے اور انفرادی اور جماعتی دونوں طرح سے انہیں خوب نوازا۔ تو جیسا کہ اس حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت صحابہؓ امیر ہوں یا غریب نماز، روزہ، جہاد، صدقات ہر ایک نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

حقوق اللہ بھی ادا کرنے والے تھے اور حقوق العباد بھی ادا کرنے والے تھے۔ اپنے مالوں کو بھی صدقہ و خیرات کر کے اللہ کی مخلوق کی خدمت کیا کرتے تھے۔ تو یہ نیکیوں میں بڑھنا آج ہم احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ ہمیں اپنی نمازوں کو بھی قائم کرنا ہو گا، ان کو بھی سنوارنا ہو گا اور حقوق العباد بھی ادا کرنے ہوں گے۔

یہ حقوق العباد کیا ہیں؟ اپنے رشتہ داروں سے، عزیزوں سے حسن سلوک کرنا۔ پھر ان میں سب سے پہلے اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنا، بیویوں کو خاوند کے حقوق ادا کرنا، میاں بیوی کو ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا، غرباء کی دیکھ بھال کرنا، جماعت میں بھی اس کا ایک وسیع نظام موجود ہے۔ اس کے تحت مالی قربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر غرباء اور بیوگان کی مدد کی جاتی ہے، یتامیٰ کی مدد کی جاتی ہے اس میں حصہ لیں۔ لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا۔ کاروباری شراکتوں میں بھی بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ جھگڑوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک احمدی کو تو کبھی سوچنا بھی نہیں چاہئے کہ وہ دھوکے سے کسی دوسرے کا مال کھائے گا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس لئے ہمیشہ استغفار کرتے ہوئے، اس سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے۔ جب اس طرح توجہ سے ہر احمدی نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش کرے گا تبھی وہ اس دعوے میں سچا ہو سکتا ہے کہ ہم نہ صرف نیکیوں پر قائم رہنے والے ہیں بلکہ اس کو پھیلانے والے ہیں۔ اور نیکیوں کو اختیار کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ ورنہ تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ آج کل کے دنیا داروں اور دنیاوی تنظیموں کی مثال ہو گی۔ ہمارا بھی وہی حال ہو جائے گا، خدا نہ کرے کہ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔

یہاں مجھے یاد آ گیا یورپ کے ایک ملک کے بڑے منجھے ہوئے اور سلجھے ہوئے سیاستدان ہیں، مجھے ملنے آئے کہ میں ابھی ایک ملک سے جنیوا سے یا کسی اور جگہ سے دورہ کر کے آ رہا ہوں۔ اور ایک کمیٹی یورپین ملکوں کی بنائی گئی ہے کہ کس طرح غریب ملکوں کی مدد کی جائے اور ہم نے بڑا پلان بنایا ہے اور منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ بڑی اچھی نیکی کی بات ہے، ضرور کرنا چاہئے۔ امیر ملکوں کو غریب ملکوں کی مدد کرنی چاہئے لیکن یہ بتائیں کہ یہ ان یورپین ممالک کا پہلا منصوبہ ہے یا پہلے بھی ماضی میں اس جیسے منصوبے بن چکے ہیں۔ تو انہوں نے کہا ہاں ماضی میں بھی بہت منصوبے بنے ہیں۔ میں نے کہا مجھے پہلے یہ بتائیں کہ ماضی کے جو منصوبے ہیں، ان منصوبوں کا کیا انجام ہوا۔ کتنے ملکوں کی یا کتنے لوگوں کی آپ نے اس منصوبے کے تحت غربت ختم کی ہے۔ کیا یہ منصوبے سنجیدگی سے چلے؟ تو کہنے لگے بڑا مشکل سوال ہے۔ ان کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ وہ بھی ہنس پڑیں کہ اب جواب دو اس کا۔ ان کی اہلیہ نے ذاتی طور پر خود، این جی او (N.G.O) بنائی ہوئی ہے اس کے ذریعہ افریقن ممالک میں جا کر مدد کرتی ہیں۔ بعض بڑے دور دراز علاقوں میں بھی گئی ہوئی ہیں۔ میں نے جا کے جب پتہ کیا تو پتہ لگا کہ وہاں وہ واقعی آتی ہیں۔

تو بہرحال اگر ذاتی طور پر کوئی سنجیدگی بھی ہے۔ تو کیونکہ ملکوں کی تنظیم کے ساتھ یہ سارا کاروبار وابستہ ہے اس لئے وہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ تو یہ دنیاوی تنظیمیں جو ہیں اپنے مفاد کی خاطر خدمت بھی کرتی ہیں، نہ کہ نیکی کے لئے، نہ کہ نیکی میں آگے بڑھنے کے لئے۔ جیسا کہ میں نے کہا بعض لوگ ان میں انفرادی طور پر نیک بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔ اور ان تنظیموں کے پروگرام بھی اس وقت تک چلتے ہیں جب تک اپنے مفاد ہوں۔ نہیں تو اگر مفاد نہ ہو اور خدمت کا جذبہ ہو تو ان ملکوں میں بے انتہا کھانے پینے کی چیزیں ضائع ہوتی ہیں۔ ان کو ضائع کرنے کی بجائے ان غریب ملکوں میں بھیجنے کا انتظام کر دیں تو بہت سوں کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ انسانیت کی بے انتہا خدمت ہو سکتی ہے۔ لیکن مقصد ان کے یہ نہیں ہیں۔ کیونکہ نیکیاں کر کے اللہ کی رضا تو مقصد نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعود نے بھی اس کی بڑی تفسیر فرمائی ہے۔ اس میں سے کچھ خلاصہ بیان کرتا ہوں۔ یہ حکم جو ہے کہ (۔) اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ درحقیقت (۔) اور دوسرے مذاہب میں جہاں اور بہت سے امتیازات ہیں جو اس کی فضیلت کو

نمایاں طور پر ثابت کرتے ہیں وہاں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دوسرے مذاہب صرف نیکی کی طرف بلاتے ہیں مگر (ـ) استباق کی طرف بلاتا ہے۔ اول تو نیکی اختیار کرو اور پھر نیکیوں میں استباق کرو۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں استباق کا لفظ رکھا ہے جس میں بظاہر سرعت اور تیزی نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ لغت کے لحاظ سے دو آدمی اگر سست بھی چل رہے ہوں لیکن ایک دوسرے سے آگے نکل جائے تو اس نے استباق کر لیا۔ فرماتے ہیں کیونکہ یہاں ہر شخص کے لئے حکم ہے کہ وہ استباق کرے۔ اب اگر ایک شخص کوشش سے آگے بڑھے تو دوسرے کے لئے بھی حکم ہے کہ وہ بھی آگے بڑھے تو جب وہ اس سے آگے بڑھے گا تو پہلے والے کی کوشش ہوگی کہ اس سے آگے بڑھے تو ہر ایک کو کیونکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا حکم ہے اس طرح نیکیاں کرنے کی ایک دوڑ ہوگی۔ جس طرح جو روایت بیان کی ہے اس میں آتا ہے کہ صحابہؓ نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اور جیسا کہ روایت بیان کی گئی ہے بڑے پریشان ہوتے تھے کہ فلاں ہمارے سے آگے کیوں نکل گیا۔

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اس تعلیم کے مطابق نیکیوں میں آگے بڑھے اور اس بڑھنے کی طرف کوشش کریں، توجہ دیں۔ اور اپنی پوری استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ہر ایک کی اللہ تعالیٰ نے مختلف استعدادیں رکھی ہیں۔ کم از کم ان کے مطابق تو ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے۔ اور پھر یہ ہے کہ ان نیکیوں میں بڑھنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ ایک جب نیکیوں کے مقام پر پہنچے تو دوسرے کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرے کیونکہ وہ بھی حکم ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ تو اس طرح نیکیوں میں بڑھنے کی دوڑ بھی لگی رہے گی۔ اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے نیکی کی جاگ بھی لگے گی۔ اس میں حسد نہیں ہو گا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں ہوگی بلکہ نیکی کرنے کی کوشش ہوگی۔ اس طرح جب آپ (ـ) کریں گے اور جب نیکیاں کرنے کے لئے دوسروں کو اپنے ساتھ ملائیں گے اور برائی کے خاتمے کی کوشش کریں گے تو فرمایا جب اس طرح کرو گے تو تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تم نیکیاں نہیں کرو گے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نہیں، بلکہ ایک دن تم نے اللہ کے پاس آنا ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے اپنے پاس لے آئے گا۔ اگر تم سست ہو نیکیوں کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہو تو تمہیں ان غفلتوں کا جواب دینا ہوگا کہ تم نے دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی جماعت میں شامل ہو کر نیک اعمال بجالائیں گے۔ شرائط بیعت کی پوری پابندی کریں گے۔ لیکن عملاً تمہاری حالت ایک غافل انسان کی سی ہے۔ نہ تم نے حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ کی، نہ تم نے حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ دی اور اگر تم یہ کر رہے ہو تو پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ تم فلاح پانے والے ہو گے، کامیاب ہو گے۔، اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہو گے اور اپنی کمزوریوں کے باوجود یہ نیکیاں کر رہے ہو گے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے اس جذبے کی قدر کرتے ہوئے تمہیں نیکیوں کی توفیق دیتا چلا جائے گا کیونکہ وہ قادر خدا ہے۔ پس اب بھی وقت ہے، نیکیاں کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ آہستہ آہستہ نیکیوں میں آگے بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک کی صلاحیتوں اور استعدادوں کا بھی علم ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ تم نے ایک ہی چھلانگ میں تمام نیکیاں حاصل کر لینی ہیں، تمام نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کر لینے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری کامیابی اس میں ہے کہ تسلسل کے ساتھ نیکیوں میں قدم بڑھاتے رہو۔ تمہارے قدم رکیں نہیں۔ برائیوں کو پیچھے چھوڑتے جاؤ اور نیکیوں میں بڑھتے جاؤ۔ اور پھر ہر ایک اپنے سے زیادہ نیکی کی طرف، نیک عمل کرنے والے کی طرف دیکھے۔ یہی حکم ہے اور اس سے نیکیوں میں مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ لیکن وہی جیسا کہ میں نے پہلے کہا مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ ایک تسلسل سے کام کرنا ہوگا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بہترین نیکی وہ ہے جس پر انسان استقلال کے ساتھ قائم رہے جو حالت بطور ایک دورہ کے ہوتی ہے وہ حقیقی نہیں بلکہ ایک مرض کا نشان ہوتی ہے۔ جس طرح ایک دماغی مرض والا انسان کبھی ہنسے تو ہنستا ہی چلا جاتا ہے، رونے لگے تو روتا ہی چلا جاتا ہے، کھانے لگتا ہے تو کھاتا ہی رہتا ہے، اگر سوتا ہے تو سوتا ہی رہتا ہے اور جاگنے لگے تو ہفتوں اسے نیند نہیں آتی۔ ان تمام باتوں میں اُس کے ارادے کا دخل نہیں ہے۔ اور کسی فعل پر اسے سزا نہیں دی جاتی۔ اسے کوئی نہیں پوچھتا کہ اس قدر روتا یا ہنستا کیوں ہے بلکہ اس کا علاج کرتے ہیں اس کا رونا رنج پر اور ہنسنا خوشی پر دلالت نہیں کرتا۔ سونا غفلت کی اور بیداری ہوشیاری کی دلیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح روحانی حالت میں بھی انسان پر ایسے اوقات آتے ہیں جب وہ کسی بیرونی اثر یا دماغی نقص کی وجہ سے ایک خاص حالت کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر نماز پڑھنی شروع کرتا ہے تو حد ہی کر دیتا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد اگر اس کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بالکل چھوڑ چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نمازیں پڑھنا روحانی حالت کی ترقی کی وجہ سے نہ تھا۔ کیونکہ اگر خدا کے لئے وہ پڑھتا تو چھوڑ نہ دیتا۔ وہ ایک بیماری تھی، جس طرح زیادہ کھانے اور زیادہ سونے کی بیماری ہوتی ہے۔ اس طرح زیادہ نمازیں پڑھنے کی بیماری بھی ہو سکتی ہے۔ (خطبات محمود جلد نمبر 13 صفحہ 432)

تو نیکی یہ نہیں ہے کہ کچھ وقت کے لئے کی اور بے انتہا کی اور چھوڑ دی۔ بلکہ مستقل مزاجی سے کی جائے، اس میں استقلال ہو۔ پس نیکی کرو اپنی طاقت کے مطابق کرو اور پھر اس میں بڑھتے چلے جاؤ۔ مستقل مزاجی دکھاؤ۔ بعض لوگوں کو جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا دورہ کی طرح نیکیاں کرنے کا جنون ہوتا ہے۔ نہ بھی کوئی دماغی عارضہ ہو تب بھی ایک فیز (Phase) آتی ہے اور پھر بالکل ہی جنون میں دوسری طرف نکل جاتے ہیں۔ اور اگر نمازیں نہ پڑھنے کا کسی آدمی کی وجہ سے دھکا لگ جائے، کسی عہدیدار کی وجہ سے، امام الصلوٰۃ کی وجہ سے، کسی لڑائی کی وجہ سے، کسی سے کسی رنجش کی وجہ سے تو پھر اللہ کی عبادت کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں سامنے آجاتی ہیں یا بعض لوگ ایسے بناوٹی نیک ہوتے ہیں کہ انہیں خیال آجاتا ہے کہ ہم نے بہت نیکیاں کر لیں، اب ضرورت نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ یہ نہیں ہے، نیکی وہ ہے جس میں بڑھتے چلے جاؤ اور مرتے دم تک نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ اور ان میں بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ اسی میں تمہاری فلاح ہے، اسی میں تمہاری کامیابی ہے اور اسی سے تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف روایات میں مختلف نیکیوں کو ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے کہ کس طرح ان کو ادا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے اور اس میں خوشخبریاں بھی دی ہیں۔ چند روایات پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔ (مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخله به الجنة)۔ تو پہلی شرط تو ایک مومن کے لئے یہی ہے کہ خدا کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، کام، کاروبار، ملازمت، بیوی، بچے، دنیاوی تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں روک نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں روک نہ بنیں۔ اور اس کے بعد سب سے اہم حکم یہ ہے کہ نماز پڑھو جیسا کہ پہلے بھی میں بتا آیا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دو۔ زکوٰۃ دو، مالی قربانی کرو تا کہ جماعتی ضروریات کا بھی خیال رکھا جا سکے اور غرباء کی بھی مدد ہو سکے۔ اس کے لئے جماعت میں چندے کا نظام بھی قائم ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود سے لے کر آج تک خلفاء مختلف وقتوں میں چندوں کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ کچھ عارضی تحریکیں ہوتی تھیں، کچھ مستقل ہوتی تھیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایک احمدی کو ماہوار باقاعدہ بھیجنا چاہئے۔ زکوٰۃ تو ایسا چندہ ہے جو ہر ایک پر لاگو

بھی نہیں ہوتا، ہر ایک کے لئے واجب بھی نہیں ہے۔لیکن جماعتی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسرے چندوں کا نظام جماعت میں قائم ہے۔ اس طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔ مالی قربانی کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے ایک ہے۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے (۔) کے بعد فرمایا ہے (۔)۔ مومن وہی ہیں اور نیکیاں بجالانے کی دوڑ میں شامل وہی لوگ ہیں جو اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے۔ یہ نہیں کہ جب مالی قربانی کا سوال اٹھے تو بہانے بنانے شروع کر دیئے کہ ہم خود ہی جماعت کی براہ راست فلاں فلاں قربانی کر رہے ہیں۔ کام کر رہے ہیں یا اپنے کسی عزیز کی خدمت کر رہے ہیں اس لئے ہمیں چندوں سے چھوٹ مل جانی چاہئے۔ تو یہ نیکیوں میں پیچھے رہنے والی باتیں ہیں اور نفس کے بہانے ہیں۔ پھر فرمایا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔ ان کا خیال رکھو، ان کے جذبات کا بھی خیال رکھو، ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ وہ مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور رکھے، آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ فرمایا: تُو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ،۔ باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کر،۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اگر زادراہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر، اگر اجازت ہو، وسائل بھی ہوں اور امن بھی ہو تو حج کرو۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا: کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازے کے متعلق تجھے نہ بتاؤں۔ سنو روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا اجر عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (۔) (السجدہ: 17) کہ اُن کے پہلو اُن کے بستروں سے تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا: دین کی جڑ اسلام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں کیا اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: (عربی کا محاورہ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ) تیری ماں تجھ کو گم کرے۔ یعنی جب کسی کو افسوس سے کچھ کہنا ہو یا تاسف سے اس وقت یہ فقرہ بولا جاتا ہے کہ لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے برے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

(ترمذی ابواب الایمان باب فی حرمة الصلوٰة)

اس میں پہلی روایت کے علاوہ بھی چند باتوں کا ذکر ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور حج۔ پھر کیونکہ آپؐ میں ....کو سیدھے راستے اختیار کروانے کے لئے نیکیوں پر قائم کرنے کے لئے ایک تڑپ تھی اس لئے اور بہت سی نیکیوں کی باتیں آپؐ نے خود کھول کھول کر بیان کر دیں۔ کہ روزہ تمہیں گناہوں سے بچائے گا صدقہ خیرات، مالی قربانی تمہیں آگ سے بچائے گی، تہجد پڑھنا بہت بڑے اجر کا باعث ہوگا، پھر اس کی چوٹی جہاد بتایا...........۔

پھر جو دین کا خلاصہ آپ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ اپنی زبان سے ہمیشہ اچھے کلمات نکالو۔ نیکی کی تعلیم دو۔ لوگوں کو کبھی اپنی زبان سے دکھ نہ دو، کبھی کسی کے جذبات کو کوئی کڑوی بات کہہ کر دکھ نہ پہنچاؤ۔ کیونکہ تمہاری باتیں ہی ہیں جو تمہیں جہنم میں لے جانے والی ہیں۔ بعض دفعہ مظلوم کی آہ لگ جاتی ہے۔ اور وہ ایک آہ ساری زندگی کی نیکیوں کو ختم کر دیتی ہے نیکیوں میں آگے بڑھنے والوں کی زبانیں ہمیشہ پاک صاف رہتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا، فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا، اس کی دعوت قبول کرنا اور اگر وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہ کی دعا کے ساتھ دینا۔ ایک اور روایت میں زائد بات یہ ہے کہ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیرخواہانہ مشورہ مانگے تو خیرخواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

تو یہ ہیں نیکیاں پھیلانے اور ان پر بڑھنے کے طریقے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتائے ہیں۔ **اگر غور کریں تو دیکھیں ان باتوں پر عمل کر کے ایک خوبصورت معاشرہ قائم ہوگا۔ جو صرف نیکی کرنے والا معاشرہ ہوگا، جو صرف نیکی پھیلانے والا معاشرہ ہو گا، جو صرف نیکیوں میں آگے بڑھنے والا معاشرہ ہوگا۔ جہاں ایک دوسرے کو دعائیں بھی دے رہے ہوں گے اور خیرخواہی اور بھلائی کے مشورے بھی دے رہے ہوں گے۔ نیکی میں پیچھے رہ جانے والوں کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بھی ملا رہے ہوں گے۔**

پھر ایک روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے دروازے میں جنت کے اندر آنے کے لئے کہا جائے گا۔ اسے آواز آئے گی، اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اسی سے اندر آؤ۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے۔ اگر روزے میں ممتاز ہوا تو روزے کے دروازے سے۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے اس دروازے میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہو۔

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

تو یہ ہے اصل نیکیوں میں بڑھنے والوں کا رویہ اور خواہش کہ کاش وہ ہر دروازے سے داخل ہوں اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہر قسم کی نیکی بجالائی جائے۔ کیونکہ ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جہنم کے بھی دروازے ہیں اور بعض گناہگاروں کو جہنم کے دروازے جنت میں داخل ہونے سے روک بن سکتے ہیں۔ نمازیں پڑھنے والوں کے بارے میں جو آیا ہے کہ نمازیں ان پہ الٹا دی جائیں گی وہ اسی لئے ہے کہ اگر ایک نیکی کر رہے ہیں تو دوسری نیکیوں میں بھی بڑھنے کی کوشش کرنی ہے لیکن ایک نیکی انتہا تک پہنچ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کو اس دروازے سے آواز پڑ جاتی ہے۔ تو اس لئے یہ نہیں کسی کو سمجھ لینا چاہئے کہ گناہ بھی کر رہا ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا، باقی نیکیاں نہ بھی کر رہا ہو، اگر کسی کے حقوق سلب کر رہا ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نمازیں پڑھ لو۔ موقع کے لحاظ سے بات کی گئی ہے اور دوسری جگہوں پہ اور باتیں بھی آرہی ہیں۔ تو اس لئے ہر قسم کی نیکی میں بڑھنے کی اور برائیوں کو چھوڑنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ اور پھر اگر کوئی کمی رہ گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ جس میں زیادہ توجہ ہو آواز دے دے گا بلکہ اللہ کا فضل ہے بغیر اس کے بھی آواز دے سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایک ترغیب دلانے کے لئے بتایا گیا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ وخیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا۔ وہ فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔ یعنی مرنے والے کا اختیار تو اس سے نکل گیا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح)

تو وصیت کے ضمن میں بھی میں یہی کہنا چاہتا ہوں بعض لوگ جوانی میں یا اچھی عمر میں جب اچھی کمائی ہو رہی ہو، مال ہو، اس وقت وصیت نہیں کرتے اور بڑھاپے کے وقت جب مرنے کا بالکل قریب وقت ہوتا ہے تو وصیت کے فارم فل (Fill) کرتے ہیں اور شکوہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری وصیت منظور نہیں ہوئی تو نیکی کرنی ہے تو نیکی جب کرنی ہے کہ نیکی کرنے کی عمر یہی ہے کہ اچھے حالات میں نیکی کی جائے جب خیال ہو کہ مجھے اس کی ضرورت ہے تب 1/10 حصہ کی قربانی کی جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ الہام کرنا اور رؤیا دکھانا یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ اس پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے اعمال کو درست کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (البینۃ:8) یہ نہیں کہا کہ جن کو کشوف اور الہامات ہوتے ہیں وہ خیر البریہ ہیں‘‘۔ (الحکم جلد نمبر 11 نمبر 41 مورخہ 17 نومبر 1907ء صفحہ 13)۔ بلکہ ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والے ہی خیر البریہ ہیں۔

تو فرمایا ہے کہ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ بعض لوگوں کو چار سچی خوابیں آجائیں تو سمجھتے ہیں ہم بڑے نیک ہو گئے ہیں۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے سے مراد صرف وہ شخص نہیں جس کو سچی خواب آجائے۔ لوگ بھی ایسے لوگوں کو بعض دفعہ خراب کر رہے ہوتے ہیں کہ فلاں کو بڑی سچی خوابیں آتی ہیں اس لئے دعا کروانے کے لئے اس کے پاس جاؤ۔ تو ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں، الہام بھی ہوتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے کہ وہ کسی کو سچی خوابیں دکھا دے۔ تمہاری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھو، اگر سچی خوابیں آبھی گئیں تو کسی قسم کی بڑائی نہیں پیدا ہونی چاہئے۔ وہ بھی مزید اللہ کی طرف جھکانے والی اور نیکیوں میں بڑھانے والی ہوں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ صرف سچی خوابیں دیکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’پہلے نوع انسان صرف ایک قوم کی طرح تھی اور پھر وہ تمام زمین پر پھیل گئے۔ تو خدا نے ان کی سہولت کے تعارف کے لئے ان کو قوموں پر منقسم کر دیا اور ہر ایک قوم کے لئے اس کے مناسب حال ایک مذہب مقرر کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔)۔ (المائدہ:49) ......ہر ایک قوم کے لئے ہم نے ایک مشرب اور مذہب مقرر کیا تا ہم مختلف فطرتوں کے جوہر بذریعہ اپنی مختلف ہدایتوں کے ظاہر کر دیں۔ پس تم ....! عام بھلائیوں کو دوڑ کر لو کیونکہ تم تمام قوموں کا مجموعہ ہو اور تمام فطرتیں تمہارے اندر ہیں‘‘۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 146)

فرمایا کہ: چونکہ ....تمہارے اندر تمام قوموں کا مجموعہ ہے اس لئے تمام قوموں کی نیکیاں بھی تمہارے اندر ہونی چاہئیں۔ اور ان کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرو۔ پس آج ہم احمدیوں کے لئے ہی یہ حکم ہے جن میں مختلف قوموں کے نیک فطرت لوگ داخل ہو رہے ہیں اس کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ جو بھی ایک دوسرے کی نیکیاں ہیں وہ اپنائیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’(۔) میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں (۔) ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امّارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ وہ اس حالت سے نجات پائیں۔ مُقْتَصِدٌ وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔ مگر سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آجاتی ہے۔ اور وہ مطمئنہ حالات میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں‘‘۔ (الحکم جلد 9 نمبر 39 مورخہ 10 نومبر 1905ء صفحہ 5-6)۔ یعنی بعض دفعہ ایسے جو اللہ تعالیٰ کے اتنے قرب میں پہنچ جاتے ہیں ان کے لئے بعض ایسی باتیں جو ایک عام آدمی کے لئے نیکی ہو وہ بھی ان کے نزدیک گناہ ہوتی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے (۔) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے‘‘۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 79)۔

فرمایا کہ اگر تم نیکیاں اس لئے کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو تو پھر محنت کرنی پڑے گی۔ ہر قسم کی نیکی کرنی ہوگی اور اس کے لئے مستقل مزاجی کی کوشش کرنی ہوگی۔ اور پھر جب اس طرح اپنی تکلیفوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نیکیاں کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر ہی ہمیشہ کی خوشی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: **’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔** اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے‘‘۔ یعنی ایک مضبوط قلعہ ہے۔ ’’ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بعض اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں‘‘۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 324)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نہ صرف نیکیوں کو اختیار کرنے والے ہوں بلکہ ان نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے تقویٰ کے بھی اعلیٰ مدارج حاصل کریں۔ ہمارا ہر قول، ہر فعل، ہمارا اٹھنا بیٹھنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ جلسے کے ان دنوں میں جو آج سے شروع ہو چکا ہے آپ کو اس کی برکات حاصل کرنے والا بنائے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بنائے۔ مہمان بھی اور میزبان بھی ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے اور جس مقصد کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں یعنی نیکیوں کو سیکھنے کے لئے اور نیکیوں کو پھیلانے کے لئے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ عبادات کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ اور مالی قربانیوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر **41537** میں ثمینہ صدیقہ گیلانی زوجہ سید عطاء محمد گیلانی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری/پینشنر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ایک پلاٹ 5 مرلہ واقع دارالنصر ربوہ والدہ صاحبہ کی طرف سے حصہ ملا تھا جسے دو لاکھ روپے میں فروخت 1999ء میں کیا تھا جس میں سے ایک لاکھ روپے خرچ کردیا تھا بقیہ۔ نقد رقم -/100000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 2 تولہ مالیتی اندازاً -/15000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمینہ صدیقی گیلانی گواہ شد نمبر 1 سید عطاء محمد گیلانی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494

مسل نمبر **41538** میں عزیزہ ظفر زوجہ اخوند محمد ظفر اللہ خان غلزئی قوم سید ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو گلگشت ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 9 تولے 9 ماشے مالیتی تقریباً -/77670 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عزیزہ ظفر گواہ شد نمبر 1 اخوند محمد ظفر اللہ خاں غلزئی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم جنجوعہ ولد چوہدری عبدالرزاق ملتان

مسل نمبر **41539** میں گلگونہ غزل غلزئی بنت اخوند محمد ظفر اللہ خان غلزئی قوم غلزئی پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلگشت کالونی ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور تقریباً ساڑھے تین ماشہ مالیتی -/2800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ گلگونہ غزل غلزئی گواہ شد نمبر 1 اخوند محمد ظفر اللہ خان غلزئی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم جنجوعہ ملتان

مسل نمبر **41540** میں اسد عمران شاہ ولد ادریس احمد شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع نیو ملتان جس میں والدہ صاحبہ تین بھائی چار بہنیں حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اسد عمران شاہ گواہ شد نمبر 1 حافظ عبدالاعلیٰ ولد عبدالعزیز کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 انیس احمد ندیم وصیت نمبر 35203

مسل نمبر **41541** میں ساجد محمود ولد محمود احمد قوم کھوکھر (ملک) پیشہ ملازمت عمر ساڑھے پچیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاد فیکٹری ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ساجد محمود گواہ شد نمبر 1 سہیل احمد جنجوعہ وصیت نمبر 31038 گواہ شد نمبر 2 افتخار الدین احمد ولد محمد ابراہیم ملتان

مسل نمبر **41542** میں ظہور اسلم ولد محمد سعید مرحوم قوم جٹ پڑھیار پیشہ فارغ عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ رکن عالم کالونی ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا برقبہ 2 کنال جس میں ایک بھائی 4 بہنیں حصہ دار ہیں اندازاً مالیت -/4000000 روپے۔ 2۔ 21 ایکڑ زرعی اراضی جس میں مندرجہ بالا حصہ دار ہیں واقع پنڈی بھٹیاں مالیتی اندازاً -/2000000 روپے۔ 3۔ ایک پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع دارالیمن وسطی ربوہ جس میں مندرجہ ذیل بالا حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت از عزیزان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظہور اسلم گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494 گواہ شد نمبر 2 انیس احمد ندیم وصیت نمبر 35203

ولادت

مکرم طاہر احمد خان صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے مکرم خاور احمد خان مبارک صاحب حال مقیم وینکوور کینیڈا کو 30 جنوری 2005ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام فاتح احمد خان تجویز ہوا ہے۔ نومولود ماں باپ دونوں اطراف سے مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ایمان صحت اور قسمت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم سلسلہ بنائے۔ آمین!

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر منظور صاحب سیکرٹری وصایا ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ میرے ماموں زاد بھائی مکرم ملک عبدالقدیر صاحب ولد حکیم عبدالرزاق صاحب مرحوم حال مقیم ہالینڈ مورخہ 21 جنوری 2005ء کو وفات پا گئے۔ جنازہ مورخہ 31 جنوری 2005ء کو ربوہ پہنچا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جرمنی میں مقیم ہیں۔ دوسرا بیٹا کینیڈا میں اور دوسری بیٹی امریکہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور خوب سمجھ کر پڑھی ہیں۔ مجھے قرآن کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی۔
(الفضل 12 نومبر 1913ء)

عزیز
ہومیو
پیتھک
گولبازار
ربوہ
فون
212399:
نوٹ
جمعۃ المبارک کو
سٹور کلینک موسم
کے اوقات کے
مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

ولادت

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے میری سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ لقیۃ النور صاحبہ اور داماد مکرم انیل عمران صاحب آف جرمنی کو مورخہ 9 فروری 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام تاشف عمران عطا فرمایا ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور اسم بامسمّٰی بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔اس سے قبل اس سے بڑی بیٹی عزیزہ نمود سحر کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔زچہ و بچہ کی کامل صحت یابی درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ کراچی لکھتے ہیں ہماری جماعت بلدیہ ٹاؤن کے سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم وسیم احمد صاحب بھٹی مورخہ 28 جنوری 2005ء کو ایک جماعتی کام سے واپس گھر لوٹ رہے تھے کہ راستہ میں کار کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا جس سے ان کی بائیں ٹانگ کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔آپریشن کر کے اس میں راڈ ڈالا گیا کافی بہتری ہو رہی تھی کہ باتھ روم میں پھسل کر گر پڑنے سے ہڈی پھر اپنی جگہ سے ہل گئی ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے بچائے۔آمین

اعلان داخلہ

ہانگ کانگ پولی ٹیکنیک یونیورسٹی نے تین سالہ بیچلر پروگرام کیلئے سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے یہ سکالرشپ ٹیوشن فیس اور جملہ رہائشی اخراجات کو Cover کرے گا اس سلسلہ میں مکمل معلومات درج ذیل انٹرنیٹ ایڈریس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(www.Polyu.edu.hk)

وہ تمام طلبہ جو پاکستان اور بیرون پاکستان ماسٹرز کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں حکومت پاکستان ان کو وظائف دینے کا اہتمام کر رہی ہے اس سلسلہ میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ویب سائٹ سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ویب سائٹ درج ذیل ہے۔ (www.hec.gov.pk)

تمام طلبہ دنیا بھر کی اچھی یونیورسٹیوں کی ریٹنگ اس ویب سائٹ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

(www.ed.sjtu.edu.cn/ranking)

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ لاہور چھاؤنی لکھتی ہیں۔میرے داماد میجر غفور احمد صاحب ابن میجر عبدالحمید شرما صاحب 10 فروری 2005ء کو دل کے شدید حملے سے لاہور میں بعمر 53 سال انتقال کر گئے۔مرحوم عبدالرحیم صاحب شرما رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کے نواسے تھے۔مرحوم نہایت شریف النفس نیک، مخلص، حقوق العباد کو ادا کرنے والے احمدی تھے۔کوئٹہ میں سیکرٹری دعوت الی اللہ اور جنوبی چھاؤنی میں سیکرٹری مال تھے۔مورخہ 10 فروری کو ان کی نماز جنازہ شام 5:00 بجے دارالضیافت میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کرائی۔انہوں نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ مکرمہ خالدہ احمد صاحبہ، ایک بیٹا حاشر اسماعیل احمد (بعمر 8 سال) ایک بیٹی بعمر 9 سال اور بڑی بچی (BCS) میں پڑھ رہی ہے) چھوڑے ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے۔میری بیٹی اور تینوں بچوں کو جو اس اچانک صدمے سے نڈھال ہیں۔صبر عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ خود ان کا ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو اور مددگار ہو۔ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ان پر رکھے۔اپنی قدرت سے ان کے سب کام خود کرے۔آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرمہ صبیحہ طفیل صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد طفیل گھمن صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ مکرم احسن خالد صاحب ابن مکرم شیخ حامد احمد خالد صاحب بعوض حق مہر سات ہزار امریکن ڈالر مورخہ یکم فروری 2005ء کو بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھا۔2 فروری کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی اور اگلے روز دلہا کے چچا مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے سبزہ زار دفتر انصاراللہ پاکستان ربوہ میں ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔جس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔مکرمہ صبیحہ طفیل مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ساکن پنجگرائیں گھمناں ضلع سیالکوٹ کی پوتی ہیں جبکہ مکرم احسن خالد صاحب محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب مرحوم سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ کے پوتے اور مکرم مرزا ادریس احمد صاحب سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا کے نواسے ہیں۔احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سب سے لمبا گلیشیر

لیمبرٹ گلیشیر (Lambert Glacier) براعظم انٹارکٹیکا میں واقع ہے۔لمبائی 402 کلومیٹر (250 میل)۔ایشیا کا سب سے لمبا گلیشیر سیاچن گلیشیر (Siachen Glacier) ہے۔لمبائی 75.6 کلومیٹر (47 میل) یہ گلیشیر سلسلہ ہائے کوہ قراقرم میں واقع ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23 فروری 2005ء

طلوع فجر	5:19
طلوع آفتاب	6:41
زوال آفتاب	12:22
وقت عصر	4:21
غروب آفتاب	6:04
وقت عشاء	7:25

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔مظفر احمد تاگی۔طاہر احمد تاگی

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش 214321

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈش انٹینا، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ چودھری بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

C.P.L 29

البشیر۔اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524 214510 ربوہ 04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آئوٹز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیٹھی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395